فہم القرآن سیریز نمبر 1

سورۃ سیریز

سُورَۃُ الدَّھُر

www.KitaboSunnat.com

سوال وجواب کی صورت میں

قرآن مجید کی ہر آیت کی وضاحت

نگہت ہاشمی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تفسیر سورة الدھر

نگہت ہاشمی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تفسیر سورۃ الدھر

نگہت ہاشمی

النور پبلیکیشنز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

نام کتاب : تفسیر سورۃ الدھر

مصنفہ : نگہت ہاشمی

طبع اول : مارچ 2009ء

طبع دوم : اپریل 2018ء

تعداد : 2100

ناشر : النور انٹرنیشنل

لاہور : H-102 گلبرگ III، نزد فردوس مارکیٹ، لاہور

فون نمبر : 0336-4033045, 042-35881169, 042-35851301

کراچی : گراؤنڈ فلور کراچی بیچ ریزیڈنسی نزد بلاول ہاؤس، کلفٹن بلاک III، کراچی

فون نمبر : 0336-4033034 - 021-35292341-42

فیصل آباد : A-121 فیصل ٹاؤن، ویسٹ کینال روڈ، فیصل آباد

فون نمبر : 03364033050, 041-8759191

ای میل : sales@alnoorpk.com

ویب سائٹ : www.alnoorpk.com

فیس بک : Nighat Hashmi, Alnoor International

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست

رکوع ❖	1	9
رکوع ❖	2	26

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ابتدائیہ

قرآن مجید کو انسان کے قلب وذہن اور زندگی میں اُتارنے کے لیے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جو طریقے اختیار کیے ہیں، اُن میں سے ایک اہم طریقہ سوال وجواب کا ہے۔ مثلاً سورۃ المدثر میں اللہ تعالیٰ سوال کرتے ہیں:

﴿وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ﴾

''اور تمہیں کس نے خبر دی کہ دوزخ کیا ہے؟'' (27)

پھر اگلی ہی آیات میں جواب دیا جاتا ہے:

﴿لَا تُبْقِيْ وَ لَا تَذَرُ ۝٢٨ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ۝٢٩ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ۝٣٠﴾

''نہ وہ باقی رکھے گی اور نہ وُہ چھوڑے گی۔ کھال کو جھلسا دینے والی ہے۔ اُس پر انیس فرشتے مقرر ہیں''

سورۃ البلد میں اللہ تعالیٰ خود ہی سوال اُٹھا کر جواب دیتے ہیں:

﴿وَ مَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝١٢ فَكُّ رَقَبَةٍ ۝١٣ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ۝١٤ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۝١٥ اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ۝١٦ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَ تَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ۝١٧﴾

''اور تم کیا جانو کہ کیا ہے وہ دشوار گزار گھاٹی؟ کسی گردن کا چھڑانا یا کسی بھوک والے دن کھانا کھلانا، کسی رشتے دار یتیم کو یا خاک نشین محتاج کو، پھر یہ کہ وہ اُن لوگوں میں ہو جو ایمان لائے اور جنہوں نے ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی اور ایک دوسرے کو رحم کرنے کی نصیحت کی''

سوال آدھا علم ہے۔ سوال جب اُٹھایا جاتا ہے تو ذہن متوجہ ہو جاتا ہے پھر جب جواب آتا ہے تو اس کا اثر گہرا ہوتا ہے۔ نبی ﷺ کثرت سے اس طریقے کو استعمال فرماتے تھے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، انہوں نے بیان کیا:

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ؟

قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ؟

قَالَ: فَإِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ، وَمَالُ وَارِثِهِ مَا أَخَّرَ (صحیح بخاری:6442)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کون ہے جسے اپنے مال سے زیادہ اپنے وارث کا مال پیارا ہو؟''

انہوں نے عرض کیا: ''یارسول اللہ ﷺ! ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جس کو اپنا مال زیادہ پیارا نہ ہو۔''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''بے شک اُس کا مال وہ ہے جو اس نے آگے بھیجا (یعنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا)

اور اس نے جو (مال) پیچھے چھوڑا، وہ اس کے وارث کا مال ہے۔''

ہر آیت میں غور وفکر کے بہت سے پہلو ہوتے ہیں لیکن انسان عام طور پر انہیں نظرانداز کر کے گزر جاتا ہے۔ یہ پہلو سوال کی صورت میں سامنے آئیں تو انسان رُک کر سوچتا ہے۔ سوال وجواب کے انداز میں سیکھنا زیادہ آسان ہو جاتا ہے۔ انسان کو سوالوں کے جواب مل جائیں تو اطمینان ہو جاتا ہے اور دل جمتا ہے۔

قرآن حکیم کو سوال وجواب کی صورت میں **قُرْاٰنًا عَجَبًا** کے نام سے مرتّب کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہر آیت کے اہم پہلوؤں کو سوال کی صورت میں اُٹھایا ہے اور نکات (Points) کی صورت میں ان کا جواب قرآن حکیم ہی سے لینے کی کوشش کی ہے۔ میں نے تجربہ کیا ہے کہ اس طرح اہم نکات (Tips) پر آجاتے ہیں، وہ نکات جن پر انسان عام طور یا تو سوچتا نہیں یا پھر ویسے ہی گزر جاتا ہے۔ قرآن مجید کو اِس انداز میں پڑھ کر ہر وہ شخص فائدہ اُٹھا سکتا ہے جو قرآن کے راستے کا مسافر بننا چاہتا ہے۔ اگرچہ سوال وجواب کے طریقے سے شعور بیدار ہوتا ہے لیکن ایک انسان کا علم محدود ہے، سمجھ محدود ہے، فرشتوں کی بات کو سامنے رکھیں تو اپنے علم کی حقیقت سامنے آتی ہے۔

﴿سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ﴾

''آپ پاک ہیں جو آپ نے ہمیں سکھایا ہے اس کے سوا ہمیں کچھ علم نہیں

یقیناً آپ ہی سب کچھ جاننے والے، کمال حکمت والے ہیں'' (البقرہ:32)

میں ان سب کی بہت ممنون ہوں جنہوں نے اس کاوش کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں میری مدد کی۔ قارئین سے درخواست ہے غلطیوں کی نشاندہی ضرور کریں۔ اگر اس سے کوئی بھلائی نصیب ہو تو اسے اللہ تعالیٰ کا کرم سمجھ لیں، آخرت کی فکر لاحق ہو جائے تو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ میری خطاؤں سے درگزر فرمائے۔ آمین

دُعاؤں کی طلب گار

نگہت ہاشمی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ایاتھا ۳۱ ۷۶ سُوْرَۃُ الدَّھْرِ مَدَنِیَّۃٌ ۹۸ رکوعاتھا ۲

سوال1: سورۃ الدھر کہاں نازل ہوئی؟ اس کے کتنے رکوع اور کتنی آیات ہیں؟

جواب: سورہ الدھر مکہ میں نازل ہوئی اس میں دو رکوع اور 31 آیات ہیں۔

سوال2: مصحف میں ترتیب اور نزولی ترتیب کے اعتبار سے اس سورت کا کیا نمبر ہے؟

جواب: مصحف میں ترتیب کے اعتبار سے اس سورت کا نمبر 76 اور نزولی ترتیب کے اعتبار سے اس کا نمبر 98 ہے۔

سوال3: سورۃ الدھر کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن صبح کی نماز میں پہلی رکعت میں الم تنزیل السجدہ اور دوسری رکعت میں سورۃ الدھر پڑھا کرتے تھے۔ (مسلم:2035)

رکوع نمبر 1

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْـًٔا مَّذْكُوْرًا﴾

”کیا انسان پر زمانے میں سے کوئی وقت ایسا بھی آیا ہے جب وہ قابلِ ذکر چیز ہی نہ تھا؟“ (1)

سوال: ﴿هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْـًٔا مَّذْكُوْرًا﴾ ”کیا انسان پر زمانے میں سے کوئی وقت ایسا بھی آیا ہے جب وہ قابلِ ذکر چیز ہی نہ تھا“ کی وضاحت کریں؟

جواب: (1) ﴿هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْـًٔا مَّذْكُوْرًا﴾ ”کیا انسان پر زمانے میں سے کوئی وقت ایسا بھی آیا ہے جب وہ قابلِ ذکر چیز ہی نہ تھا“ انسان کی تخلیق کا ذکر کرتے ہوئے رب العزت نے فرمایا کہ تمہارے وجود میں آنے سے پہلے ایک طویل زمانہ گزرا ہے جب تمہارا نام ونشان بھی نہ تھا بلکہ کوئی قابل ذکر چیز نہیں تھے۔

(2) رب العزت نے فرمایا: ﴿اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْـًٔا (۶۷) فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا (۶۸)﴾ ”اور کیا انسان یاد نہیں کرتا کہ یقینا ہم نے اس سے پہلے بھی اسے پیدا کیا تھا حالانکہ وہ کچھ بھی نہ تھا؟ پس آپ کے رب کی قسم! ہم ان سب کو شیاطین سمیت ضرور اکٹھا کریں گے پھر ہم ضرور انہیں جہنم کے گرد گھٹنوں کے بل گرے ہوئے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حاضر کریں گے۔'' (مریم:68,67)

﴿اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا﴾

''ہم نے انسان کو بلاشبہ ایک مخلوط نطفے سے پیدا کیا تا کہ ہم اسے آزمائیں، سو ہم نے اُس کو خوب سننے والا، خوب دیکھنے والا بنایا'' (2)

سوال: ﴿اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ﴾ ''ہم نے انسان کو بلاشبہ ایک مخلوط نطفے سے پیدا کیا'' کی وضاحت کریں؟

جواب: (1) ﴿اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ﴾ ''ہم نے انسان کو بلاشبہ ایک مخلوط نطفے سے پیدا کیا'' یعنی اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق کا آغاز مرد اور عورت کے پانی سے کیا۔

(2) سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مرد کا پانی سفید، گاڑھا اور عورت کا پانی پتلا زرد ہوتا ہے، ان میں سے جو غالب آجائے یا سبقت کر جائے اسی سے (بچے کی) مشابہت ہوتی ہے۔'' (مسلم:710)

(3) ﴿نَّبْتَلِيْهِ﴾ ''تا کہ ہم اسے آزمائیں'' ہم اس کے ذریعے سے اس کو آزماتے ہیں تا کہ ہم جان لیں کہ آیا وہ اپنی پہلی حالت کو چشم بصیرت سے دیکھ اور اس کو سمجھ سکتا ہے یا اس کو بھول جاتا ہے۔ اور اس کو اس کے نفس نے فریب میں مبتلا کر رکھا ہے۔ (تفسیر سعدی:2881,2882/3)

(4) رب العزت نے فرمایا: ﴿لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا﴾ ''تا کہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون عمل میں زیادہ اچھا ہے۔'' (الملک:2) (5) ﴿فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا﴾ ''سو ہم نے اُس کو خوب سننے والا، خوب دیکھنے والا بنایا'' انسان کو کان اور آنکھیں اس لیے عطا کیں کہ امتحان کا مقصد پورا ہو، وہ کانوں سے حق کی دعوت سنے اور آنکھوں سے دیکھ بھال کر حق کا راستہ اختیار کرے۔ یعنی ان دونوں قوتوں سے برائی اور بھلائی میں فرق کر سکے۔

﴿اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا﴾

''بلاشبہ ہم نے اُس کو راستہ دِکھا دیا خواہ وہ شکر کرنے والا ہو یا ناشکرا'' (3)

سوال: ﴿اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا﴾ ''بلاشبہ ہم نے اُس کو راستہ دِکھا دیا خواہ وہ شکر کرنے والا ہو یا ناشکرا'' کی وضاحت کریں؟

جواب: (1) ﴿اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ﴾ ''بلاشبہ ہم نے اُس کو راستہ دِکھا دیا'' یعنی ہم نے حق کا راستہ کھول کر دکھا دیا۔ اب ہدایت اور گمراہی خیر اور شر کا راستہ واضح ہو گیا رب العزت نے فرمایا: ﴿وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ﴾ ''اور ہم نے اُس کو دو راستے بتا دیے ہیں۔'' (البلد:10) اس مقصد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے لیے رب العزت نے رسول بھیجے، کتابیں بھیجیں اور وہ راستہ دکھایا جو سیدھا اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچتا ہے۔

(2) رب العزت نے راستہ واضح بھی کیا، اس کی رغبت بھی دلائی اور ان نعمتوں کے بارے میں واضح فرمایا جو اسے رب کے پاس پہنچنے پر حاصل ہوں گی۔

(3) رب العزت نے اس راستے سے بھی خبردار کیا ہے جو ہلاکت کے گھر تک پہنچاتا ہے۔ اور اس سے ڈرایا ہے کہ اگر اس راستے پر چلو گے تو کیا سزا ملے گی۔

(4) جیسا کہ قوم ثمود کے بارے میں فرمایا: ﴿وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ﴾ ''اور جو ثمود تھے تو ہم نے اُنہیں ہدایت کا راستہ دکھا دیا پھر انہوں نے ہدایت پر اندھے رہنے کو پسند کیا تو اُن کو رسوائی کے عذاب کی کڑک نے پکڑ لیا، اُس کی وجہ سے جو وہ کمایا کرتے تھے۔'' (فصلت:17)

(5) ﴿اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا﴾ ''خواہ وہ شکر کرنے والا ہو یا ناشکرا'' اللہ رب العزت نے یہ واضح فرمایا کہ کیسے ہدایت پانے کے بعد بندے دو قسموں میں تقسیم ہو جاتے ہیں۔ اول: اس نعمت پر شکر ادا کرنے والا بندہ جس سے اللہ تعالیٰ نے اس کو بہرہ مند کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ان حقوق کو ادا کرنے والا جن کی ذمہ داری کا بوجھ اللہ تعالیٰ نے اس پر ڈالا ہے۔ ثانی: نعمتوں کی ناشکری کرنے والا، اللہ تعالیٰ نے اس کو دینی اور دنیاوی نعمتوں سے بہرہ مند کیا مگر اس نے ان نعمتوں کو ٹھکرا دیا اور اپنے رب کے ساتھ کفر کیا اور اس راستے پر چل نکلا جو ہلاکت کی گھاٹیوں میں لے جاتا ہے۔ (تفسیر سعدی:2885/3)

(6) ﴿وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۗ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ﴾ ''اور آپ کہہ دیں تمہارے رب کی جناب سے یہی حق ہے پھر جو چاہے سو وہ ایمان لے آئے اور جو چاہے سو وہ کفر کرے۔'' (الکہف:29)

(7) نبی ﷺ نے فرمایا: ''صبح صبح ہر شخص اپنا نفس فروخت کرتا ہے پھر یا تو اسے تباہ کر ڈالتا ہے، یا آزاد کرا لیتا ہے۔'' (مسلم) یعنی یہ اس کے اعمال ہیں جن سے وہ تباہ بھی ہوتا ہے اور جہنم سے آزاد بھی ہوتا ہے۔

﴿اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۠ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا﴾

''یقینا ہم نے کافروں کے لیے زنجیریں اور طوق اور بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے'' (4)

سوال: ﴿اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۠ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا﴾ ''یقینا ہم نے کافروں کے لیے زنجیریں اور طوق اور بھڑکتی ہوئی آگ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

تیار کر رکھی ہے'' کی وضاحت کریں؟

جواب: (1)﴿اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۟﴾ ''یقیناً ہم نے کافروں کے لیے زنجیریں تیار کر رکھی ہے'' اللہ رب العزت نے ان لوگوں کے انجام کے بارے میں واضح فرمایا ہے جنہوں نے کفر کیا اور نافرمانی کی اور ان کے لیے جہنم کی آگ کی زنجیریں تیار ہیں جیسا کہ ارشاد ربانی ہے۔

﴿ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ﴾ ''ایک ایسی زنجیر میں جس کی پیمائش ستر ہاتھ ہے اس کو جکڑ دو۔'' (الحاقہ:32)

(2)﴿وَاَغْلٰلًا﴾ ''اور طوق'' یعنی وہ طوق جن کے ذریعے ان کے ہاتھوں اور ان کی گردنوں کو ایک ساتھ باندھ کر انہیں جکڑ دیا جائے گا جیسا کہ رب العزت نے فرمایا: ﴿اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ ۭ يُسْحَبُوْنَ (71) فِي الْحَمِيْمِ ڏ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ (72)﴾ ''جب طوق اور زنجیریں اُن کی گردنوں میں ہوں گے، وہ گھسیٹے جا رہے ہوں گے۔ کھولتے ہوئے پانی میں، پھر وہ آگ میں جھونک دیے جائیں گے۔'' (مومن:72،71)

(3)﴿وَّسَعِيْرًا﴾ ''اور بھڑکتی آگ'' جہنم کی آگ لوگوں کے ساتھ بھڑکے گی اور ان کے بدنوں کو جلا دے گی جیسا کہ رب العزت نے فرمایا: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ۭ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُھُمْ بَدَّلْنٰھُمْ جُلُوْدًا غَيْرَھَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِـيْمًا﴾ ''بلاشبہ جن لوگوں نے ہماری آیات کا کفر کیا بہت جلد ہم انہیں آگ میں ڈالیں گے، جب کبھی ان کی کھالیں گل سڑ جائیں گی تو ہم انہیں اس کے علاوہ کھالیں بدل دیں گے تا کہ وہ عذاب چکھیں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے ہی سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے۔'' (النساء:56)

﴿اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا﴾

''یقیناً نیک لوگ ایسے ساغر سے پئیں گے جس میں کافور کی آمیزش ہوگی'' (5)

سوال: ﴿اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا﴾ ''یقیناً نیک لوگ ایسے ساغر سے پئیں گے جس میں کافور کی آمیزش ہوگی'' کی وضاحت کریں؟

جواب: (1) خوش نصیب لوگوں کے استقبال کے بارے میں رب العزت نے فرمایا: ﴿اِنَّ الْاَبْرَارَ﴾ ''یقیناً نیک لوگ'' یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے فرماں بردار، اپنے ایمان، اقوال، اور احوال میں سچے لوگ۔ (ایسر التفاسیر:1706)

(2) وہ جن لوگوں کے دل نیک ہیں کیونکہ ان کے اندر اللہ تعالیٰ کی معرفت، اس کی محبت اور اخلاق جمیلہ ہیں۔ پس اس سبب سے ان کے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اعمال بھی نیک ہیں انہوں نے ان کو نیک اعمال میں استعمال کیا ہے۔(تفسیر سعدی:2883,2884/3)

(3) ابرار سے مراد سچے اور مقرب لوگ ہیں اور وہ صدیقین ہیں۔(قرطبی:93/19)

(4)﴿يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا﴾ ''ایسے ساغر سے پئیں گے جس میں کافور کی آمیزش ہوگی'' خوش نصیب لوگوں کا استقبال کیسے ہوگا؟ ان کی تواضع جس مشروب سے کی جائے گی اس میں کافور کی آمیزش ہوگی تاکہ وہ اس کی گرمی کو ختم کر کے ٹھنڈا کر دے۔ یہ کافور انتہائی لذیذ ہوگا۔ دنیا کے کافور سے مختلف ہوگا۔

﴿عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا﴾

''ایک چشمہ ہے جس سے اللہ کے بندے پئیں گے وہ بہا لے جائیں گے اس کو، خوب بہا کر لے جانا'' (6)

سوال: ﴿عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا﴾ ''ایک چشمہ ہے جس سے اللہ کے بندے پئیں گے وہ بہا لے جائیں گے اس کو، خوب بہا کر لے جانا'' کی وضاحت کریں؟

جواب: (1) ﴿عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا﴾ ''ایک چشمہ ہے جس سے اللہ کے بندے پئیں گے وہ بہا لے جائیں گے اس کو، خوب بہا کر لے جانا'' یعنی اللہ کے بندے شراب پئیں گے اس کے ختم ہونے کا اندیشہ نہیں ہوگا ہمیشہ جاری رہنے والا چشمہ ہوگا۔

(2) پانی اور شراب پینے کے لیے انہیں دریا پر جانا نہیں پڑے گا بلکہ ان کے محلات کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی۔ وہ جس طرف چاہیں گے نہریں نکال لیں گے کبھی باغات کی طرف، کبھی محلات کے اندرونی حصوں کی طرف لے جائیں گے۔

﴿يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا﴾

''جو اپنی نذر پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے رہتے ہیں جس کی آفت بہت زیادہ پھیل جانے والی ہے'' (7)

سوال: ﴿يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا﴾ ''جو اپنی نذر پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے رہتے ہیں جس کی آفت بہت زیادہ پھیل جانے والی ہے'' کی وضاحت کریں؟

جواب: (1) ﴿يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ﴾ ''جو اپنی نذر پوری کرتے ہیں'' نعمتوں سے کلام کا رخ نیک لوگوں کے افضل اعمال کی طرف موڑ دیا گیا۔ ان کے کاموں اور نعمتوں کی رغبت دلانے کے لیے۔(ایسر التفاسیر:1707,1708)

(2) یعنی وہ دنیا میں اطاعت کے کام نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وصدقات اپنے رب کی قربت کے لیے انجام دیتے تھے اور نذروں اور معاہدوں

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کواپنے اوپر لازم کر لیتے تھے۔

(3) نذر کسی پر واجب نہیں ہوتی الا یہ کہ کوئی ایسا کام خود اپنے آپ پر واجب کر لے۔تو جو نذروں کو پورا کرتے رہے وہ فرائض کو بدرجہ اولیٰ پورا کرتے ہوں گے۔

(4) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نذر انسان کو کوئی ایسی چیز نہیں دیتی جو اس کے مقدر میں نہ ہو، البتہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے بخیل سے اس کا مال نکلواتا ہے اور اس طرح وہ چیزیں صدقہ کر دیتا ہے جس کی اس سے امید نہیں کی جا سکتی تھی۔ (بخاری:6694)

(5) سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں ایک رات کا اعتکاف کروں گا نبی ﷺ نے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کرو۔ (بخاری:6697)

(6) سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے ایک نذر کے بارے میں پوچھا جو ان کی والدہ کے ذمہ باقی تھی اور ان کی موت نذر پوری کرنے سے پہلے ہو گئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کا فتویٰ دیا کہ وہ اپنی ماں کی طرف سے نذر پوری کر دیں چنانچہ بعد میں یہی طریقہ مسنون قرار پایا۔ (بخاری:6698)

(7) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک صاحب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا کہ میری بہن نے نذر مانی تھی کہ حج کریں گی لیکن اب ان کا انتقال ہو چکا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر ان پر کوئی قرض ہوتا کیا تم اسے ادا کرتے؟ انہوں نے عرض کی، ضرور ادا کرتے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ کا قرض بھی ادا کرو کیونکہ وہ اس کا زیادہ مستحق ہے کہ اس کا قرض ادا کیا جائے۔ (بخاری:6699)

(8) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے تھے کہ ایک شخص کو کھڑے دیکھا۔ نبی ﷺ نے اس کے متعلق پوچھا تو لوگوں نے بتایا کہ یہ ابو اسرائیل نامی ہیں۔ انہوں نے نذر مانی ہے کہ کھڑے ہی رہیں گے، بیٹھیں گے نہیں، نہ کسی چیز کے سایہ میں بیٹھیں گے اور نہ کسی سے بات چیت کریں گے اور روزہ رکھیں گے۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ان سے کہو کہ بات کریں، سایہ کے نیچے بیٹھیں اٹھیں اور اپنا روزہ پورا کر لیں۔ (بخاری:6704)

(9) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا نبی کریم ﷺ کعبہ کے پاس سے گزرے تو کعبہ کا ایک شخص اس طرح طواف کر رہا تھا کہ دوسرا شخص اس کے ناک میں رسی باندھ کر اس کے آگے سے اس کی راہ نمائی کر رہا تھا۔ نبی ﷺ نے وہ رسی اپنے ہاتھ سے کاٹ دی پھر حکم دیا کہ ہاتھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے اس کی راہ نمائی کرو۔(بخاری:6703)

(10)"سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ معصیت میں نذر کا مکمل کرنا درست نہیں اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔" (ابوداؤد:3290)

(11)﴿ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ﴾ "پھر چاہیے کہ وہ اپنا میل کچیل دور کریں اور اپنی نذریں پوری کریں اور اس قدیم گھر کا خوب طواف کریں۔" (الحج:29)

(12)سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سب سے بہتر میرا زمانہ ہے، اس کے بعد ان کا جو اس کے قریب ہوں گے، اس کے بعد وہ جو اس کے قریب ہوں" عمران نے بیان کیا کہ مجھے یاد نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے زمانے کے بعد دو کا ذکر کیا تھا یا تین کا۔ فرمایا: "پھر ایک ایسی قوم آئے گی جو نذر مانے گی اور اسے پورا نہیں کرے گی خیانت کرے گی اور ان پر اعتماد نہیں رہے گا، وہ گواہی دینے کے لیے تیار رہیں گے جبکہ ان سے گواہی کے لیے کہا بھی نہیں جائے گا اور ان میں موٹا پا عام ہو جائے گا۔" (صحیح بخاری:6695)

(13)﴿وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا﴾ "اور اس دن سے ڈرتے رہتے ہیں جس کی آفت بہت زیادہ پھیل جانے والی ہے" نیک لوگوں کے اعمال کے پیچھے جو ذہن کام کرتا ہے اس کی وضاحت ہے کہ وہ اس دن کا خوف رکھتے تھے جس کی برائی ہمہ گیر ہے۔ انہیں خوف تھا کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضری کے وقت انہیں کوئی برائی نہ پہنچ جائے اس لیے انہوں نے ہر وہ راستہ چھوڑ دیا جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی تک پہنچانے والا تھا۔

(14)مستطیر (مادہ۔ط ی ر) بمعنی چار سو پھیلی ہوئی آفت۔ پوری پوری فضا کو متاثر کرنے والی تکلیف اور مصیبت۔ جس دن سورج بالکل زمین کے قریب لے آیا جائے گا اور حرارت اور گھبراہٹ کے مارے لوگوں کا برا حال ہوگا۔ اس دن کے شر سے وہی لوگ محفوظ رہیں گے جو پہلے ہی اس دن کے شر سے ڈر کر اللہ کے فرمانبردار بن کر رہے ہوں گے۔ (تیسیر القرآن:567/4)

﴿وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا﴾

اور وہ باجود اس (کھانے) کی محبت کے مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں" (8)

سوال:﴿وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا﴾ "اور وہ باجود اس (کھانے) کی محبت کے مسکین اور یتیم اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں'' کی وضاحت کریں؟

جواب: (1) ﴿وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا﴾ ''اور وہ باجود اس (کھانے) کی محبت کے مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں'' جنت کی لذتیں ان کے لیے ہیں جو اپنا مال اللہ کی خوشی کے لیے اس کی محبت میں ضرورت مندوں پر لگاتے ہیں۔

(2) وہ مال کی محبت کے باوجود مستحق اور ضرورت مندوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔

(3) وہ اللہ تعالیٰ کی محبت کو اپنے نفس کی محبت پر مقدم رکھتے ہیں اور مال کو اس کے راستے میں خرچ کرتے ہیں جیسا کہ فرمایا: ﴿وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ۭ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ۭ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ﴾ ''اور مال دے اس کی محبت کے باوجود رشتے داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں، سوال کرنے والوں اور غلاموں کو چھڑانے میں اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ ادا کی اور اپنے عہد کو پورا کرنے والے ہوں جب وہ عہد کریں اور تنگ دستی، تکلیف اور لڑائی کے وقت صبر کرنے والے ہوں، یہی لوگ ہیں جنہوں نے سچ کہا اور یہی متقی لوگ ہیں۔'' (البقرہ:177)

(4) اللہ تعالیٰ کے یہاں کسی کو نیکی کا اعلیٰ مقام نصیب نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اپنا محبوب مال اس کے راستے میں خرچ نہ کرے۔

(5) ابن منذر نے ابن جریر سے ﴿وَاَسِيْرًا﴾ کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ مسلمانوں میں سے کسی کو قید نہیں کیا کرتے تھے لیکن یہ آیت کافروں کے قیدیوں کے بارے نازل ہوئی ہے۔ کافر عذاب میں ان کو قید کرلیا کرتے تھے تو رسول اکرم ﷺ ان کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیا کرتے تھے۔ (تفسیر ابن عباس:439/3) (تفسیر قرطبی:130/19)

(6) ﴿فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ (11) وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ (12) فَكُّ رَقَبَةٍ (13) اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ (14) يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ (15) اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ (16)﴾ ''سو وہ دشوار گزار گھاٹی میں داخل نہیں ہوا۔ اور تم کیا جانو کہ کیا ہے وہ دشوار گزار گھاٹی؟ کسی گردن کا چھڑانا۔ یا بھوک والے دن کھانا کھلانا۔ کسی رشتہ دار یتیم کو۔ یا خاک نشین محتاج کو۔'' (البلد:16,11)

(7) سیدنا حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ اندھے تھے اس لیے اپنے مصلیٰ سے دروازے تک ایک دھاگا باندھ رکھا تھا۔ جب کوئی مسکین آتا تو ٹوکری سے کچھ کھجوریں لے لیتے اور دھاگے کے سہارے سے دروازہ تک آکر اس کو دے دیتے گھر کے لوگوں نے کہا ''ہم آپ کا یہ کام کرسکتے ہیں'' بولے ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ مسکین کو دینا بری جگہ پر گرنے سے محفوظ رکھتا ہے۔'' ایک دن سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روزے سے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

تھیں اور گھر میں ایک روٹی کے سوا کچھ نہ تھا۔ اسی حالت میں ایک مسکین نے سوال کیا انہوں نے لونڈی سے کہا کہ ''وہ روٹی اس کو دے دو'' اس نے کہا ''افطار کس چیز سے کریں گی؟'' بولیں ''دے تو دو'' شام ہوئی تو کسی نے بکری کا گوشت بھیجوا دیا، لونڈی کو بلا کر کہا ''لے کھا یہ تیری روٹی سے بہتر ہے۔'' (سیرۃ الصحابہ:186/5)

(9) سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیدیوں کو آزاد کراؤ، بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور بیمار کی عیادت کرو۔''

(بخاری:3046)

(10) تندرستی اور حالت بخل کا صدقہ بڑی فضیلت والا ہے۔ جب تمہیں مال کی محبت، حرص اور حاجت ہو اس وقت کا صدقہ کرنا افضل ہے۔

(11) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں اس وقت مشرک ہی قیدی تھے۔ آپ ﷺ نے بدر کے قیدیوں کی خاطر داری کا حکم دیا تھا۔ انہیں مسلمان اپنے سے اچھا کھانا کھلاتے تھے۔ (مختصر ابن کثیر:2162/2) (12) اسیر سے مراد غلام بھی ہیں۔

(13) غلاموں، کمزوروں اور ماتحتوں کے ساتھ حسن سلوک کے لیے آپ ﷺ نے بہت نصیحتیں فرمائیں حتیٰ کہ جب آپ ﷺ دنیا سے کوچ کر رہے تھے۔ اس وقت آخری وصیت نماز اور غلاموں کا خیال رکھنے سے متعلق کی۔

﴿اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا﴾

''یقیناً ہم صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے تمہیں کھلاتے ہیں اور نہ تم سے کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ ہی شکریہ'' (9)

سوال: ﴿اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا﴾ ''یقیناً ہم صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے تمہیں کھلاتے ہیں اور نہ تم سے کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ ہی شکریہ'' کی وضاحت کریں؟

جواب: (1) ﴿اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ﴾ ''یقیناً ہم صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے تمہیں کھلاتے ہیں'' یعنی ہم اللہ تعالیٰ کی رضا اور ثواب کے حصول کے لیے تمہارے ساتھ حسن معاملہ کر رہے ہیں۔

(2) ﴿لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا﴾ ''اور ہم نہ تم سے کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ ہی شکریہ'' ہم تم سے نہ کوئی بدلہ چاہتے ہیں کہ آپ ہمیں کوئی مالی جزا دو، نہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ تم لوگوں کے سامنے ہماری تعریفیں بیان کرو۔

(3) ابن جبیر رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''اللہ کی قسم وہ اپنی زبان سے کچھ نہ کہتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے دلی جذبہ کو دیکھ کر ان کی تعریف فرمائی تاکہ دوسروں میں بھی رغبت پیدا ہو۔'' (ابن کثیر) (اشرف الحواشی)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

﴿اِنَّا نَخَافُ مِنۡ رَّبِّنَا یَوۡمًا عَبُوۡسًا قَمۡطَرِیۡرًا﴾

''بے شک ہم اپنے رب سے اس دن کا خوف رکھتے ہیں جو سخت منہ چڑھانے والا، تیوری چڑھانے والا ہوگا''(10)

سوال:﴿اِنَّا نَخَافُ مِنۡ رَّبِّنَا یَوۡمًا عَبُوۡسًا قَمۡطَرِیۡرًا﴾ ''بے شک ہم اپنے رب سے اس دن کا خوف رکھتے ہیں جو سخت منہ چڑھانے والا، تیوری چڑھانے والا ہوگا'' کی وضاحت کریں؟

جواب:(1)﴿اِنَّا نَخَافُ مِنۡ رَّبِّنَا یَوۡمًا عَبُوۡسًا قَمۡطَرِیۡرًا﴾ ''بے شک ہم اپنے رب سے اس دن کا خوف رکھتے ہیں جو سخت منہ چڑھانے والا، تیوری چڑھانے والا ہوگا''یعنی ہم آپ کے ساتھ حسن سلوک صرف اس لیے کرتے ہیں کہ نہایت سخت اور شر والے دن اللہ تعالیٰ ہم پر رحم فرمائے اور ہمارے ساتھ رحم وکرم کا معاملہ فرمائے۔

(2)﴿قَمۡطَرِیۡرًا﴾ ''تیوری چڑھانے والا ہوگا'' اس دن جو نہایت تنگ، سخت پریشان کن ہوگا۔

(3) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے:''اے عائشہ! قیامت کے دن سب لوگ ننگے پاؤں، ننگے بدن، بغیر ختنہ کے جمع کیے جائیں گے۔''میں نے عرض کی، اے اللہ کے رسول! مرد اور عورت ایک ساتھ ہوں گے تو کیا وہ ایک دوسرے کو دیکھیں گے نہیں؟ آپ نے فرمایا:''اے عائشہ! (اس دن) ایسی مصیبت طاری ہوگی کہ کوئی کسی کو نہیں دیکھے گا۔''(مسلم:7198)(4) اس دن کافروں کے چہرے سے سخت پریشانی ٹپکے گی۔ دہشت، خوف، تلخی اور سخت پریشانی ہوگی۔

﴿فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الۡيَوۡمِ وَلَقّٰهُمۡ نَضۡرَةً وَّسُرُوۡرًا﴾

''چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اُس دن کی مصیبت سے اُنہیں بچایا اور اُنہیں تازگی اور خوشی عطا فرمائی ہے''(11)

سوال:﴿فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الۡيَوۡمِ وَلَقّٰهُمۡ نَضۡرَةً وَّسُرُوۡرًا﴾ ''چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اُس دن کی مصیبت سے اُنہیں بچایا اور اُنہیں تازگی اور خوشی عطا فرمائی ہے'' کی وضاحت کریں؟

جواب:(1)﴿فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الۡيَوۡمِ﴾ ''چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اُس دن کی مصیبت سے اُنہیں بچایا'' اللہ تعالیٰ انہیں اس دن کی گھبراہٹ سے اور اس کی برائی سے بچالیں گے جیسا کہ رب العزت نے فرمایا:﴿لَا يَحۡزُنُهُمُ الۡفَزَعُ الۡاَكۡبَرُ وَتَتَلَقّٰهُمُ الۡمَلٰٓئِكَةُ ؕ هٰذَا يَوۡمُكُمُ الَّذِىۡ كُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ﴾ ''اُنہیں بڑی گھبراہٹ غمگین نہ کرے گی اور فرشتے اُن کے استقبال کو آئیں گے۔ یہ ہے تمہارا وہ دن جس کا تم وعدہ دیے جاتے تھے۔''(الانبیاء:103)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

(2)﴿مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ﴾ ''جو شخص نیکی لے کر آئے گا تو اُس کے لیے اس سے بہتر ہے، اور وہ اُس دن گھبراہٹ سے امن میں ہوں گے۔'' (النمل:89)

(3)﴿وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا﴾ ''اور اُنہیں تازگی اور خوشی عطا فرمائی ہے'' پس انھیں وہ عظیم گھبراہٹ غم زدہ نہیں کرے گی اور فرشتے ان کا استقبال کرتے ہوئے کہیں گے: ''یہ وہ دن ہے جس کا تمہارے ساتھ وعدہ کیا گیا تھا۔'' (تفسیر سعدی:2885/3)

(4)حسن کا قول ہے کہ چہروں پر تازگی ہوگی اور دلوں میں سرور ہوگا جیسا کہ رب العزت نے فرمایا:﴿وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ (٢٢) اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ (٢٣)﴾ ''بعض چہرے اُس دن تروتازہ ہوں گے۔ اپنے رب کی طرف دیکھنے والے ہوں گے۔'' (القیامہ:23،22)

(5)﴿وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ (٣٨) ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ (٣٩)﴾ ''کچھ چہرے اُس دن چمکنے والے ہوں گے۔ مسکراتے ہوئے، ہشاش بشاش۔'' (عبس:39،38) (6) اللہ تعالیٰ ان کے لیے ظاہری اور باطنی نعمتیں اکٹھی کر دے گا۔

﴿وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا﴾

''اور اس کی وجہ سے جو انہوں نے صبر کیا بدلے میں اُنہیں جنت اور ریشم دیا'' (12)

سوال:﴿وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا﴾ ''اور اس کی وجہ سے جو انہوں نے صبر کیا بدلے میں اُنہیں جنت اور ریشم دیا'' کی وضاحت کریں؟

جواب:(1)﴿وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا﴾ ''اور اس کی وجہ سے جو انہوں نے صبر کیا'' اللہ تعالیٰ انہیں صبر کی وجہ سے جنت اور اس کی نعمتیں عطا فرمائیں گے۔

(2) یعنی ان کی جزا اس سبب سے ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر صبر کیا اور استطاعت بھر نیک عمل کیے اور اس سبب سے کہ انہوں نے برائیوں سے اجتناب پر صبر کیا اور ان کو چھوڑ دیا اور اس سبب سے بھی کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی تکلیف دہ قضا و قدر پر صبر کیا اور اس ناراضی کا اظہار نہیں کیا۔ (تفسیر سعدی:2885/3)

(3) سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے صبر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: صبر چار چیزوں کا نام ہے۔ ان میں سے پہلا صبر صدمے کے پہلے موقع پر ہے اور فرائض کی ادائیگی پر صبر اور اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ امور سے اجتناب پر صبر اور مصائب پر صبر۔ (تفسیر قرطبی:136/19)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

(4)﴿جَنَّةً﴾ ''جنت''یعنی وہ اعلیٰ مقام ہے جہاں ہر قسم کی نعمتیں، سلامتی اور عافیت ہوگی۔

(5)﴿وَّحَرِيْرًا﴾ ''اور ریشم''ریشم ان کا ظاہری لباس ہوگا جو ان کے حالات پر دلالت کرتا ہے۔

(6)رب العزت نے اہل جنت کے لباس کے بارے میں فرمایا:﴿وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ﴾''اور اس میں ان کا لباس ریشم ہوگا۔''(الحج:23)

﴿مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ۚ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا﴾

''وہاں وہ تختوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے، نہ اُس میں وہ شدید دھوپ دیکھیں گے اور نہ ہی یخ سردی''(13)

سوال:﴿مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ۚ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا﴾''وہاں وہ تختوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے، نہ اُس میں وہ شدید دھوپ دیکھیں گے اور نہ ہی یخ سردی'' اہل جنت کی نشست اور جنت کا موسم کیسا ہوگا اس آیت کی روشنی میں وضاحت کریں؟

جواب:(1)اہل جنت کے گھروں ان کے مشروبات، خدمت گاروں اور ان کے لباس اور سدا بہار نعمتوں کے بارے میں اس آیت اور اگلی آیت میں ذکر ہے۔

(2)﴿مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ﴾''وہاں وہ تختوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے'' جنت کی نشست کیسی ہوگی؟ اہل جنت ایسے تختوں پر بیٹھیں گے جن پر سجاوٹ والے کپڑے بچھائے جائیں گے۔

(3)﴿لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا﴾''نہ اُس میں وہ شدید دھوپ دیکھیں گے اور نہ ہی یخ سردی'' جنت کا موسم ہمیشہ خوشگوار رہے گا۔ سدا بہار موسم نہ پریشان کن گرمی، نہ تکلیف دہ سردی۔

(4)﴿شمس﴾ سے مراد دھوپ کی ایسی حدت ہے جو جسم کو ناگوار گزرتی ہے اور﴿زَمْهَرِيْرًا﴾ سے مراد شدت کی سردی ہے۔ جنت کا موسم دونوں انتہاؤں سے پاک ہوگا۔

﴿وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا﴾

''اور جنت کے سائے اُن پر جھکے ہوں گے۔ اور اُس کے خوشے اُن کے بالکل تابع کر دیے جائیں گے، خوب تابع کیا جانا''(14)

سوال:﴿وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا﴾''اور جنت کے سائے اُن پر جھکے ہوں گے۔ اور اُس کے خوشے اُن کے بالکل تابع کر دیے جائیں گے، خوب تابع کیا جانا'' جنت کے پھل کیسے ہوں گے اس آیت کی روشنی میں وضاحت کریں؟

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

جواب:(1)﴿وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلَالُهَا﴾ ''اور جنت کے سائے اُن پر جھکے ہوں گے'' جنت کے پھل کیسے ہوں گے؟ جنتی درختوں کی شاخیں لدی پھدی اور جھکی ہوئی ہوں گی۔جب کبھی جنتی ان میں سے کوئی پھل توڑنا چاہیں گے وہ ان کے سامنے جھک جائیں گی۔رب العزت نے فرمایا:﴿مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ فُرُشٍ بَطَائِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ ۚ وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ (٥٤) فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (٥٥)﴾ ''وہ مسندوں پر تکیہ لگائے ہوں گے جن کے اُستر موٹے ریشم کے ہوں گے اور دونوں باغوں کے تروتازہ پھل بالکل ہی قریب ہوں گے۔تو اے جن وانس!تم دونوں اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟'' (الرحمن:55,54)

(2)﴿وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا﴾ ''اور اُس کے خوشے اُن کے بالکل تابع کر دیے جائیں گے،خوب تابع کیا جانا'' جنت کے پھل چاہنے والوں کے قریب کر دیئے جائیں گے۔وہ کھڑے ہوئے بیٹھے ہوئے،حتیٰ کہ لیٹے ہوئے بھی انہیں حاصل کرسکیں گے۔

﴿وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِآنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرَا﴾

''اور اُن پر چاندی کے برتن اور پیالے پھرائے جائیں گے جو شیشے کے ہوں گے'' (15)

سوال:﴿وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِآنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرَا﴾ ''اور اُن پر چاندی کے برتن اور پیالے پھرائے جائیں گے جو شیشے کے ہوں گے'' اہل جنت کے برتن کیسے ہوں گے اس آیت کی روشنی میں وضاحت کریں؟

جواب:(1)﴿وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِآنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ﴾ ''اور اُن پر چاندی کے برتن پھرائے جائیں گے'' اہل جنت کے برتن ایسی چاندی کے ہوں گے جو شیشے کی طرح شفاف ہوگی۔

(2)﴿وَّأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرَا﴾ ''اور پیالے جو شیشے کے ہوں گے'' یعنی ایسے گلاس ہوں گے جو شیشے کی طرح چمکتے ہوں گے کہ ان کے اندر کی چیز باہر سے صاف نظر آئے گا۔ان چاندی کے بلوری گلاسوں کی دنیا میں کوئی مثال نہیں۔

﴿قَوَارِيرَا مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا تَقْدِيرًا﴾

''شیشہ بھی چاندی سے بنا ہوگا،انہوں نے اس کا اندازہ رکھا ہے،خوب اندازہ رکھنا'' (16)

سوال:﴿قَوَارِيرَا مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا تَقْدِيرًا﴾ ''شیشہ بھی چاندی سے بنا ہوگا،انہوں نے اس کا اندازہ رکھا ہے،خوب اندازہ رکھنا'' کی وضاحت کریں؟

جواب:(1)﴿قَوَارِيرَا مِنْ فِضَّةٍ﴾ ''شیشہ بھی چاندی سے بنا ہوگا'' یعنی شیشہ اپنی چمک،صفائی اور سفیدی میں چاندی کی طرح ہوگا اور اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا رنگ چاندی جیسا ہوگا۔(فتح القدیر:430/5)

(2)﴿قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا﴾ ''انہوں نے اس کا اندازہ رکھا ہے، خوب اندازہ رکھنا'' اہل جنت کے برتن ایسے حجم اور مقدار میں آئیں گے جس کا اندازہ انہوں نے اپنے دلوں میں کیا ہوگا۔

﴿وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا﴾

''اور اُنہیں جنت میں ایسے جام پلائے جائیں گے جن میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی'' (17)

سوال: ﴿وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا﴾ ''اور اُنہیں جنت میں ایسے جام پلائے جائیں گے جن میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی'' جنت کے مشروبات کی وضاحت اس آیت کی روشنی میں کریں؟

جواب: (1)﴿وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا﴾ ''اور اُنہیں جنت میں ایسے جام پلائے جائیں گے'' اہل جنت کو چاندی کے بلوریں اور نایاب گلاسوں میں پر کیف اور پاکیزہ شراب پلائی جائے گی۔

(2)﴿كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا﴾ ''جن میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی'' ﴿زَنْجَبِيْل﴾ سُونٹھ اور خشک اَدرک کو کہتے ہیں۔اس کی آمیزش سے تلخی پیدا ہوتی ہے جو خوشگوار ہوتی ہے۔جنت کی شراب میں زنجبیل کی آمیزش کی جائے گی جس سے اس کا ذائقہ اور خوشبو دونوں خوشگوار ہو جائیں گے۔

﴿عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا﴾

''اُس میں ایک چشمہ ہے جس کا نام سلسبیل رکھا گیا ہے'' (18)

سوال: ﴿عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا﴾ ''اُس میں ایک چشمہ ہے جس کا نام سلسبیل رکھا گیا ہے'' کی وضاحت کریں؟

جواب: (1)﴿عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا﴾ ''اُس میں ایک چشمہ ہے جس کا نام سلسبیل رکھا گیا ہے'' زنجبیل جنت کی ایک نہر ہے جس کو سلسبیل بھی کہا جاتا ہے کیونکہ یہ بڑی تیز چلتی ہے اور اس کی روانگی قائم رہتی ہے جس کی شراب ہلکی اور زود ہضم ہے۔(مختصر ابن کثیر:2164/2)

(2)اس کو یہ نام اس کے آسانی کے ساتھ حاصل ہونے،اس کی لذت اور اس کی خوبصورتی کی وجہ سے دیا گیا ہے۔(تفسیر سعدی:2886/3)

﴿وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۚ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا﴾

''اور اُن کے آس پاس کمسن لڑکے آتے جاتے ہوں گے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہنے والے ہوں گے، جب آپ اُنہیں دیکھیں گے تو سمجھیں گے کہ بکھرے ہوئے موتی ہیں'' (19)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال:﴿وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ ۚ إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنثُورًا﴾ ''اور اُن کے آس پاس کمسن لڑکے آتے جاتے ہوں گے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہنے والے ہوں گے، جب آپ اُنہیں دیکھیں گے تو سمجھیں گے کہ بکھرے ہوئے موتی ہیں'' اہل جنت کے خدمت گار اور غلام کیسے ہوں گے اس آیت کی روشنی میں وضاحت کریں؟

جواب:(1)﴿وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ﴾ ''اور اُن کے آس پاس کمسن لڑکے آتے جاتے ہوں گے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہنے والے ہوں گے'' اہل جنت کے خدمت گار، جنتی بچے ان کی خدمت کے لیے آتے جاتے ہوں گے۔ وہ ہمیشہ ایک ہی عمر پر رہیں گے یعنی کمسن اور نوخیز۔ ان کا حسن و جمال اور خوب صورتی برقرار رہے گی۔

(2)﴿إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنثُورًا﴾ ''جب آپ اُنہیں دیکھیں گے تو سمجھیں گے کہ بکھرے ہوئے موتی ہیں'' اہل جنت کے غلام بیش قیمت لباس میں ان کی خدمت کے لیے مقرر کیے جائیں گے۔ ان کو دیکھ کر یوں لگے گا جیسے جنت میں سفید تر و تازہ بکھرے ہوئے موتی ہیں۔ اس سے خوب صورت مثال ناممکن ہے۔ حسین و جمیل، ظاہری اور باطنی اوصاف سے آراستہ اہل جنت کی خدمت میں منتشر جیسے کسی نے تر و تازہ خوب صورت موتی مزین فرش پر بکھیر دیے ہوں جیسا کہ رب العزت نے فرمایا:﴿وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُونٌ﴾ ''اور اُن کے لیے نوعمر غلام پھر رہے ہوں گے گویا وہ چھپا کر رکھے موتی ہوں۔'' (الطور:24)

(3) یہ اہل جنت کی لذتوں کی تکمیل ہے کہ خدمت گاروں کا نظارہ بھی دل خوش کر دے۔

(4) خدمت گار اہل جنت کی آرام گاہوں میں وہ چیزیں لے کر آئیں گے جن کو وہ طلب کریں گے۔

﴿وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا﴾

''اور جب آپ دیکھیں گے تو وہاں بڑی نعمت اور عظیم بادشاہت آپ دیکھیں گے'' (20)

سوال:﴿وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا﴾ ''اور جب آپ دیکھیں گے تو وہاں بڑی نعمت اور عظیم بادشاہت آپ دیکھیں گے'' کی وضاحت کریں؟

جواب:(1)﴿وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ﴾ ''اور جب آپ دیکھیں گے تو وہاں'' یعنی جب آپ اہل جنت کو جنت کی سدا بہار اور با کمال نعمتوں میں دیکھیں گے۔

(2)﴿رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا﴾ ''بڑی نعمت اور عظیم بادشاہت آپ دیکھیں گے'' یعنی آپ کو جنت کا گوشہ گوشہ نعمتوں، راحت، سرور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور نور سے معمور نظر آئے گا۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور شان وشوکت نظر آئے گی۔

(3) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا ان کی صورت چودھویں کے چاند کی طرح روشن ہوگی اور جو ان کے بعد داخل ہوں گے وہ بہت روشن ستارے کی طرح ہوں گے، ان سب کے دل (بوجہ باہمی محبت کے) مثل ایک شخص کے دل کے ہوں گے نہ ان میں اختلاف ہوگا اور نہ دشمنی، ان میں سے ہر ایک کے لیے ایسی حسین وجمیل اور نازک مزاج دو، دو بیویاں ہوں گی، جن کی پنڈلیوں کا گودا گوشت کے اندر سے دکھائی دے گا، وہ صبح وشام اللہ کی پاکی بیان کریں گے نہ کبھی بیمار ہوں گے نہ ان کی ناک میں کوئی آلائش آئے گی، نہ تھوکیں گے۔ ان کے برتن سونے اور چاندی کے اور کنگھے سونے کے ہوں گے اور ان کی انگیٹھیوں کا ایندھن الوہ کا ہوگا' اور ان کا پسینہ مشک جیسا ہوگا۔'' (بخاری:3246)

(4) سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ایک مرفوع حدیث میں ہے کہ سب سے آخر میں جو آدمی جہنم سے نکالا جائے گا اور جنت میں بھیجا جائے گا، اس سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ''جا جنت میں داخل ہو جا، میں نے تجھے جنت میں وہ دیا جو مثل دنیا کے ہے، بلکہ اس سے بھی دس گنا زیادہ۔'' (بخاری:6571)

(5) جنت کے باغات، مشروبات، خدمت گار، ماحول عیش، رب کائنات کے خطاب کا سماع، اس کے قرب کی لذت، اس کے اقتدار کی قوت کو ظاہر کرتی ہے۔ وہی بادشاہ ہے جس کے خزانے کبھی ختم ہونے والے نہیں ہیں۔

﴿عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ ۫ وَّحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا﴾

''اُن پر سبز باریک اور دبیز ریشم کے کپڑے ہوں گے اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور اُن کا رب اُنہیں پاکیزہ شراب پلائے گا'' (21)

سوال: ﴿عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ ۫ وَّحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا﴾ ''اُن پر سبز باریک اور دبیز ریشم کے کپڑے ہوں گے اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور اُن کا رب اُنہیں پاکیزہ شراب پلائے گا'' نیک لوگوں کا لباس اور زیورات اور ان کی تواضع کیسے ہوگی۔ آیت کی روشنی میں وضاحت کریں؟

جواب: (1) ﴿عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ﴾ ''اُن پر سبز باریک اور دبیز ریشم کے کپڑے ہوں گے'' یعنی ان کو باریک اور

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

دبیز ریشم کے سبز لباس پہنائے جائیں گے۔ سندس موٹے اور دبیز ریشمی کپڑے کو کہتے ہیں اور استبرق باریک ریشمی کپڑے کو کہتے ہیں۔

(2) ﴿وَّحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ﴾ ''اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے'' مردوں اور عورتوں کو ان کے ہاتھوں میں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے، یہ وعدہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ کر رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو کر رہتا ہے کیونکہ اپنے قول اور اپنی بات میں اس سے بڑھ کر کوئی سچا نہیں۔ (تفسیر سعدی:2887/3) جیسا کہ رب العزت نے فرمایا: ﴿جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ﴾ ''ہمیشہ کی جنتیں جن میں وہ داخل ہوں گے، ان میں انہیں سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور ان میں اُن کا لباس ریشم ہوگا۔'' (فاطر:33)

(3) ﴿اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ﴾ ''یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے نیکیاں کیں، اُنہیں اللہ تعالیٰ جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہیں وہاں انہیں سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور اس میں ان کا لباس ریشم ہوگا۔'' (الحج:23)

(4) ﴿وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا﴾ ''اور اُن کا رب اُنہیں پاکیزہ شراب پلائے گا'' جسمانی سرور جو لباس فاخرہ اور زیورات سے ملے گا، اس کے ساتھ ساتھ ان کا رب انہیں کیف اور سرور والی خوش ذائقہ، پاکیزہ شراب پلائے گا، وہ شراب خود بھی پاک ہوگی اور پینے والوں کو بھی پاک کر دے گی۔ پیٹ کی آلائشوں سے بھی اور حسد، کینے، غصے اور دوسرے برے اخلاق سے پاک کر دے گی۔

﴿اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا﴾

''بلاشبہ یہی تمہارے لیے ہمیشہ کا بدلہ ہے اور تمہاری کوشش ہمیشہ کے لیے قابلِ قدر ہے'' (22)

سوال: ﴿اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا﴾ ''بلاشبہ یہی تمہارے لیے ہمیشہ کا بدلہ ہے اور تمہاری کوشش ہمیشہ کے لیے قابلِ قدر ہے'' اہل جنت کی حوصلہ فزائی اور عزت و توقیر کیسے کی جائے گی، وضاحت کریں؟

جواب: (1) ﴿اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً﴾ ''بلاشبہ یہی تمہارے لیے ہمیشہ کا بدلہ ہے'' یعنی یہ جنت تمہارے ایمان اور تقویٰ کی وجہ سے تمہیں دی گئی ہے۔ (2) اہل جنت کی عزت و اکرام کے لیے احسان کے طور پر کہا جائے گا کہ یہ تمہارے اعمال کا صلہ ہے۔

(3) ﴿وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا﴾ ''اور تمہاری کوشش ہمیشہ کے لیے قابلِ قدر ہے'' یعنی تم نے دنیا میں جو اعمال کیے وہ قبول ہو گئے۔

(4) سیدنا قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تھوڑے اعمال کی بھی قدر دانی کی ہے۔ (البحر المحیط:369/10)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(5) رب العزت نے فرمایا:﴿وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۣ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۭ وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾ ''اور ہم ان کے سینوں سے ہر قسم کا کینہ نکال دیں گے، اُن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ کہیں گے: ''(الحمدللہ) سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، ہمیں اللہ تعالیٰ ہی نے اس کے لئے ہدایت دی اور اگر اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت نہ دیتا تو ہم کبھی بھی ہدایت نہ پاتے، بلاشبہ یقینا ہمارے رب کے رسول یقینا حق ہی لائے تھے'' اور وہ پکارے جائیں گے: ''یہ جنت کہ جس کے تم وارث بنائے گئے ہو، اس کا بدلہ ہے جو تم عمل کرتے تھے۔'' (الاعراف:43)

(6)﴿كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔـۢا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ﴾ ''مزے سے کھاؤ پیو اپنے ان اعمال کے بدلے میں جو تم نے گزرے دنوں میں آگے بھیجے تھے۔'' (الحاقۃ:24)

رکوع نمبر 2

﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا﴾

''یقینا ہم ہی نے آپ پر قرآن اُتارا ہے، تھوڑا تھوڑا کر کے اُتارنا'' (23)

سوال:﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا﴾ ''یقینا ہم ہی نے آپ پر قرآن اُتارا ہے، تھوڑا تھوڑا کر کے اُتارنا'' اہل جنت کی نعمتوں کے بعد جنت تک لے جانے والے قرآن کی نعمت کا ذکر فرمایا، وضاحت کریں؟

جواب: (1)﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا﴾ ''یقینا ہم ہی نے آپ پر قرآن اُتارا ہے، تھوڑا تھوڑا کر کے اُتارنا'' اللہ رب العزت نے اپنا خاص احسان یاد دلایا ہے کہ یہ قرآن آہستہ آہستہ آپ ﷺ پر نازل کیا گیا ہے۔ اس میں وعدے اور وعیدیں ہیں جن کی انسانوں کو ضرورت ہے۔

(2) اللہ تعالیٰ کی حکمت بالغہ ہے جس کی وجہ سے یکبارگی قرآن نازل نہیں کیا گیا بلکہ وقت اور حالات کی ضرورت کے مطابق تھوڑا تھوڑا نازل کیا گیا۔ (3) قرآن نازل کر کے اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ اور ان کی امت کو معزز بنایا۔

﴿فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا﴾

''چنانچہ اپنے رب کے فیصلے تک صبر کرو، اور اُن میں سے کسی گناہ گار یا ناشکرے کی بات نہ مانو'' (24)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

سوال:﴿فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا﴾ ’’چنانچہ اپنے رب کے فیصلے تک صبر کرو، اور اُن میں سے کسی گناہ گار یا ناشکرے کی بات نہ مانو‘‘ قرآن عظیم کے احکامات پر عمل کرنے کے لیے صبر و ثبات کا حکم دیا گیا، وضاحت کریں؟

جواب: (1)﴿فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ﴾ ’’چنانچہ اپنے رب کے فیصلے تک صبر کرو‘‘ یعنی اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر ثابت قدم رہیں اور اللہ تعالیٰ کا حکم لوگوں تک پہنچاتے رہیں۔

(2)﴿وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا﴾ ’’اور اُن میں سے کسی گناہ گار یا ناشکرے کی بات نہ مانو‘‘ کافر یا منافق آپ کو روکنا چاہیں تو ان کی بات کو نہ مانیں اور اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچاتے رہیں۔

(3)﴿وَلَا تُطِعْ﴾ معاندین حق کی اطاعت نہ کیجیے جو چاہتے ہیں کہ آپ کو راہ حق سے روک دیں۔ یعنی جو گناہ اور معصیت کا ارتکاب کرنے والا ہے اور نہ (اطاعت کریں)﴿كَفُوْرًا﴾ کیونکہ کفار، فجور اور فسق کی اطاعت حتمی طور پر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے کیونکہ یہ لوگ صرف اسی چیز کا حکم دیتے ہیں جسے ان کے نفس پسند کرتے ہیں۔ (تفسیر سعدی: 2887,2888/3)

﴿وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا﴾

’’اور اپنے رب کا نام صبح و شام یاد کرو‘‘ (25)

سوال:﴿وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا﴾ ’’اور اپنے رب کا نام صبح و شام یاد کرو‘‘ اللہ تعالیٰ کے حکم پر صبر کرنے کے لیے ذکر اور پانچ نمازیں پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے، وضاحت کریں؟

جواب: (1) اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر قائم رہنے اور ذکر کی کثرت کے لیے صبر مددگار ثابت ہوتا ہے اس لیے فرمایا:﴿وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا﴾ ’’اور اپنے رب کا نام صبح و شام یاد کرو‘‘ یعنی صبح و شام اپنے رب کا نام لیتے رہو اور صبح کی نماز اور ظہر، عصر، مغرب کی نماز اس کی رضامندی کے لیے ادا کریں۔ (2) عشاء کی نماز کے علاوہ رات سونے کے بعد دوبارہ اٹھ کر تہجد پڑھیں۔

(3) اس میں فرض، نوافل، ذکر، تسبیح، تہلیل، تکبیر سب آجاتے ہیں۔

(4) ’’بکرہ‘‘ سے مراد پہلے پہر یا صبح کی نماز ہے اور ’’اصیلا‘‘ زوال آفتاب سے غروب آفتاب کے وقت کو کہتے ہیں یہ ظہر اور عصر کی نمازیں ہوئیں۔ اور اس سے اگلی آیت میں رات سے مراد شام اور عشاء کی نمازیں ہیں۔ اور ’’لیلا طویلا‘‘ سے مراد تہجد کی نماز ہے جو آپ ﷺ پر فرض تھی۔ (تیسیر القرآن: 572/4)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

﴿وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا﴾

''اوررات کے کچھ حصے میں اُس کے لیے سجدہ کرواور لمبی رات تک اُس کی تسبیح کیا کرو'' (26)

سوال: ﴿وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا﴾ ''اوررات کے کچھ حصے میں اُس کے لیے سجدہ کرواور لمبی رات تک اُس کی تسبیح کیا کرو'' کی وضاحت کریں؟

جواب: (1) ﴿وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ﴾ ''اوررات کے کچھ حصے میں اُس کے لیے سجدہ کرو'' یعنی مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھو۔

(ایسر التفاسیر: 1710)

(2) ﴿وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا﴾ ''اور لمبی رات تک اُس کی تسبیح کیا کرو'' یعنی رات کو رب کا کثرت سے ذکر کریں اور کثرت سے سجدے کریں جیسا کہ رب العزت نے فرمایا: ﴿يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝١ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝٢ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۝٣ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۝٤﴾ ''اے چادراوڑھنے والے! رات کو قیام کرو مگر کم۔ آدھی رات یا اُس سے تھوڑا کم کرلو۔ یا اُس پر کچھ اضافہ کرلو اور قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔'' (المزمل: 1-4)

(3) ﴿وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ ''اوررات کے کچھ حصے میں پھراس کے ساتھ بیدار رہیں یہ آپ کے لیے زائد عبادت ہے، قریب ہے آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز کر دے۔'' (بنی اسرائیل: 79)

(4) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کی نماز میں اتنا طویل قیام کرتے کہ آپ کے قدم پھٹ جاتے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک مرتبہ عرض کیا کہ یارسول اللہ! آپ اتنی زیادہ مشقت کیوں اٹھاتے ہیں اللہ تعالیٰ نے تو آپ کی اگلی پچھلی خطائیں معاف کردی ہیں۔ آپ نے فرمایا: کیا پھر میں شکر گزار بندہ بننا پسند نہ کروں؟ عمر کے آخری حصہ میں (جب طویل قیام دشوار ہوگیا تو) آپ ﷺ بیٹھ کر رات کی نماز پڑھتے اور جب رکوع کا وقت آتا تو کھڑے ہوجاتے (اور تقریباً تیس یا چالیس آیتیں اور پڑھتے) پھر رکوع کرتے۔ (بخاری: 4837)

(5) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''رمضان کے بعد سب سے افضل روزے اللہ کے مہینے محرم کے ہیں اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل رات کی نماز ہے۔'' (مسلم: 2755)

(6) سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''صرف دو آدمی ہی قابل رشک ہیں، ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن دیا (اسے حفظ کرنے کی توفیق دی) اور وہ اس کے ساتھ دن اور رات کے اوقات میں قیام کرتا ہے اور دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مال عطا کیا اور وہ اسے دن اور رات کے اوقات میں (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتا ہے۔'' (مسلم:1894)

﴿اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا﴾

''بے شک یہ لوگ جلدی ملنے والی چیز سے محبت رکھتے ہیں اور ایک بھاری دن کو اپنے پیچھے چھوڑے دیتے ہیں'' (27)

سوال:﴿اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا﴾ ''بے شک یہ لوگ جلدی ملنے والی چیز سے محبت رکھتے ہیں اور ایک بھاری دن کو اپنے پیچھے چھوڑے دیتے ہیں'' دنیا سے محبت کرنے والوں کی ترجیحات کی غلطی کو کیسے واضح کیا گیا ہے، بیان کریں؟

جواب:(1)﴿اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ﴾ ''بے شک یہ لوگ'' یعنی وہ لوگ جنہوں نے نبی ﷺ کو اور اللہ تعالیٰ کے کلام کو جھٹلا دیا جب کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی آیات کھول کھول کر بیان کی گئیں۔ انہیں ترغیبات دی گئیں، انہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا گیا پھر بھی ان کی ترجیحات نہیں بدلیں۔

(2)﴿يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ﴾ ''جلدی ملنے والی چیز سے محبت رکھتے ہیں'' وہ دنیا ہی سے محبت کرتے ہیں، دنیا کے قیدی اسی پر مطمئن رہتے ہیں جیسا کہ رب العزت نے فرمایا:﴿بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا﴾ ''بلکہ تم دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو۔'' (الاعلیٰ:16)

(3)﴿وَيَذَرُوْنَ﴾ ''اور چھوڑے دیتے ہیں'' یعنی عمل کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔

(4)﴿وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا﴾ ''ایک بھاری دن کو اپنے پیچھے'' یعنی آگے جو قیامت کا دن آنے والا ہے جو بڑا بھاری دن ہے، جس کی مقدار ہمارے حساب سے پچاس ہزار سال ہے، اس کو چھوڑ دیتے ہیں۔

(5) دنیا میں الجھ کر آخرت کو چھوڑ دینا عقل مندی نہیں ہے۔ دنیا کی محبت تو ہر خطا کی بنیاد ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:﴿اِزْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللهُ، وَازْهَدْ فِيمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبَّكَ النَّاسُ﴾ دنیا سے بے رغبتی اختیار کرو تو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے بے رغبتی اختیار کرو گے تو لوگ تم سے محبت کریں گے۔ (ابن ماجہ)

﴿نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ ۚ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا﴾

''ہم ہی نے اُنہیں پیدا کیا ہے اور ہم ہی نے اُن کے جوڑ بند مضبوط باندھے ہیں اور ہم جب چاہیں گے بدل کر ان جیسے لوگ لے آئیں گے، بدل کر لانا'' (28)

سوال:﴿نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ ۚ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا﴾ ''ہم ہی نے اُنہیں پیدا کیا ہے اور ہم ہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے اُن کے جوڑ بند مضبوط باندھے ہیں اور ہم جب چاہیں گے بدل کر ان جیسے لوگ لے آئیں گے، بدل کر لانا'' موجودہ زندگی موت کے بعد کی زندگی کی دلیل ہے اس آیت کی روشنی میں وضاحت کریں؟

جواب:(1) اللہ رب العزت نے موت کے بعد کی زندگی پر تخلیق کی ابتداء سے عقلی دلیل دی ہے ﴿نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ﴾ ''ہم ہی نے اُنہیں پیدا کیا ہے'' یعنی ہم انسان کے خالق ہیں اسے عدم سے وجود میں لائے ہیں۔

(2) ﴿وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ﴾ ''اور ہم ہی نے اُن کے جوڑ بند مضبوط باندھے ہیں'' یعنی ہم نے اس کی تخلیق کو تکمیل تک پہنچایا۔ اس کے ظاہری اور باطنی اعضاء، اس کے اعصاب، رگیں، پٹھے، اس کے پورے جسم کو مکمل کیا اب وہ جو چاہے کرنے پر قدرت رکھتا ہے۔

(3) ﴿وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا﴾ ''اور ہم جب چاہیں گے بدل کر ان جیسے لوگ لے آئیں گے، بدل کر لانا'' جب ہم اس حالت میں وجود میں لائے ہیں تو موت کے بعد دوبارہ جزا سزا دینے کے لیے زندہ کرنے پر قدرت رکھتے ہیں۔

(4) ہم نے انہیں قیامت کے بعد دوبارہ اٹھنے کے لیے پیدا کیا ہے تاکہ انہیں ان کے اعمال کی جزا و سزا دی جائے۔

(5) جس ہستی نے دنیا میں مختلف مراحل سے گزارا ہے اس کی شان کے لائق نہیں کہ انہیں بے کار چھوڑ دے۔

(6) رب العزت نے فرمایا: ﴿اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي ذٰلِكَ قَدِيْرًا﴾ ''اگر وہ چاہے تو تمہیں لے جائے اے لوگو! اور دوسروں کو لے آئے اور اللہ تعالیٰ اس پر ہمیشہ سے پوری طرح قدرت رکھنے والا ہے۔'' (النساء:133)

(7) ﴿اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ (19) وَّمَا ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ (20)﴾ ''کیا آپ نے دیکھا نہیں اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو بلاشبہ حق کے ساتھ پیدا کیا ہے؟ اگر وہ چاہے تو تم لوگوں کو لے جائے اور ایک نئی مخلوق لے آئے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ پر بالکل بھی دشوار نہیں ہے۔'' (ابراہیم:20،19)

﴿اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَاۗءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا﴾

''بلاشبہ یہ تو ایک نصیحت ہے تو جو چاہے اپنے رب کی طرف (جانے والا) راستہ بنالے'' (29)

سوال: ﴿اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَاۗءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا﴾ ''بلاشبہ یہ تو ایک نصیحت ہے تو جو چاہے اپنے رب کی طرف (جانے والا) راستہ بنالے'' قرآن نصیحت ہے اس کا راستہ اختیار کرنے کی دعوت دی گئی ہے، اس کی وضاحت کریں؟

جواب:(1) ﴿اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ﴾ ''بلاشبہ یہ تو ایک نصیحت ہے'' یعنی یہ قرآن ایک ایسی نصیحت ہے جس سے ایمان لانے والا فائدہ اٹھاتا

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ہے۔

(2) قرآن میں ترغیب اور ترہیب ہے جو اس کے راستے پر چلے اس کے لیے ترغیب اور جو قرآن کے بتائے ہوئے راستے سے بھاگے اس کے لیے ترہیب ہے۔

(3)﴿فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّهٖ سَبِيْلًا﴾ ''تو جو چاہے اپنے رب کی طرف (جانے والا) راستہ بنا لے'' قرآن کا راستہ رب تک پہنچاتا ہے، قرآن مجید کے ذریعے رب العزت نے واضح فرما دیا ہے کہ حق کیا ہے اور باطل کیا، ہدایت کیا ہے اور گمراہی کیا ہے۔ اب جو چاہے یہ راستہ اختیار کر لے۔ (4) اللہ تعالیٰ کی طرف جانے والا راستہ ہی صراط مستقیم ہے۔ (اضواء البیان: 398/8)

﴿وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا﴾

''اور تم نہیں چاہتے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ چاہے، بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے سب کچھ جاننے والا، کمال حکمت والا ہے'' (30)

سوال: ﴿وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا﴾ ''اور تم نہیں چاہتے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ چاہے، بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے سب کچھ جاننے والا، کمال حکمت والا ہے'' ہدایت اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے اس آیت کی روشنی میں واضح کریں؟

جواب: (1)﴿وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ﴾ ''اور تم نہیں چاہتے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ چاہے'' یعنی اللہ تعالیٰ کے راستے پر چلنے، اس کی اطاعت کے لیے آپ کا اختیار کیا ہے اگر اللہ تعالیٰ نہ چاہے۔

(2) ہدایت اور ایمان پر کوئی قدرت نہیں رکھتا جب تک اللہ تعالیٰ نہ چاہے۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کون ہدایت کا مستحق ہے۔ حق رکھنے والے کے لیے وہ راہیں آسان فرما دیتا ہے۔

(3) سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے: تمام بنی آدم کے دل رحمٰن کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ایک دل کی طرح ہیں، جسے چاہتا ہے اسے پھیر دیتا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! دلوں کے پھیرنے والے، ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت کی طرف پھیر دے۔'' (مسلم: 6750)

(4)﴿اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا﴾ ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے سب کچھ جاننے والا، کمال حکمت والا ہے'' اللہ تعالیٰ حکیم ہے ہدایت پانے والے کی ہدایت اور گمراہ کی گمراہی میں اس کی حکمت پوشیدہ ہے۔ وہ اپنے علم کلی سے ہدایت اور گمراہی کا فیصلہ کرتا ہے۔

﴿يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِیْ رَحْمَتِهٖ ؕ وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا﴾

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''وہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے اور ظالموں کے لیے اُس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے'' (31)

سوال: ﴿يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا﴾ ''وہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے اور ظالموں کے لیے اُس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے'' کی وضاحت کریں؟

جواب: (1) ﴿يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ﴾ ''وہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے'' یعنی اپنی مشیت سے جس کے لیے چاہتا ہے سعادت کے اسباب فراہم کرتا ہے اور اسے سعادت کے راستوں پر چلنے کی توفیق دیتا ہے اور اپنی عنایات سے خاص کرتا ہے۔

(2) ﴿وَالظّٰلِمِيْنَ﴾ ''اور ظالموں کے لیے'' یعنی وہ لوگ جنہوں نے ہدایت کی بجائے بدبختی کو پسند کیا۔

(3) ﴿اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا﴾ ''اُس نے ان کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے'' ان کے ظلم اور زیادتی کی وجہ سے ان کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

سورۃ الدھر کی فضیلت

رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن صبح کی نماز میں

پہلی رکعت میں الم تنزیل السجدہ اور دوسری رکعت

میں سورۃ الدھر پڑھا کرتے تھے۔

(مسلم:2035)

AL-NOOR INTERNATIONAL
النور

www.alnoorpk.com
Nighat Hashmi
0336-4033045
Nighat Hashmi
AlNoor International
AlNoor Products

000163